رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

مِصْبَاح

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل — چندہ ۲ دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۱۹ — یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۸ء ۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۷ھ — جلد ۲

عشقِ نبیؐ

کافروں نے یہ کیا جنگِ اُحد میں مشہور — کہ پیمبرؐ بھی ہوئے کشتۂ شمشیرِ دودم
ہو کے مشہور مدینہ میں جو پہنچی یہ خبر — ہر گلی کوچہ تھا ماتم کدۂ حسرت و غم
ہو کے بیتاب گھروں سے نکل آئے باہر — کودک و پیر و جوان و خدم و خیل و حشم
وہ بھی نکلیں کہ جو تھیں پردہ نشینانِ عفاف — جن میں تھیں سیدۂ پاک بھی با دیدۂ نم

ایک خاتون کہ انصار کو نام سے تھیں — سخت مضطر تھیں نہ تھے ہوش و حواس انکے بہم
موقعِ جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں نے کہا — "کیا کہیں تجھ سے کہ کہتے ہوئے شرماتے ہیں ہم
تیرے بھائی نے لڑائی میں شہادت پائی — تیرے والد بھی ہوئے کشتۂ شمشیرِ ستم
سب سے بڑھ کر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید — گھر کا گھر صاف ہوا۔ ٹوٹ پڑا کوہِ الم"

اس عفیفہ نے یہ سب سُن کے کہا تو یہ کہا — "تم تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہِ اُممؐ"
سب نے دی اسکو بشارت کہ سلامت ہیں حضورؐ — گرچہ زخمی ہیں سر و سینہ و پہلو و شکم
بڑھ کے اس نے رُخِ اقدس کو جو دیکھا تو کہا — "تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہے سب رنج و الم
میں بھی اور باپ بھی، شوہر بھی، برادر بھی فدا — اے شہِ دیں! ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم"

ذوقی

لجنہ اماء اللہ لاہور

جیسا کہ یکم ستمبر ۱۹۲۸ء کے مصباح سے معلوم ہو چکا ہے ہماری سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ لاہور اپنے خاوند کی تبدیلی پشاور ہونے کی وجہ سے پشاور چلی گئی ہیں۔ ان کے قائمقام عاجزہ قرار پائی ہے۔ ماہ اگست میں چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ امام جماعت احمدیہ قادیان قرآن کریم کا درس مبارک فرماتے رہے۔ اس لئے عاجزہ یہاں سے قادیان قرآن کریم کا درس مبارک سننے کے لئے چلی گئی۔ اور ماہ اگست میں اجلاس میں شامل نہ ہو سکی۔ اب ماہ ستمبر کی ۱۶ تاریخ کو مسجد احمدیہ میں اجلاس ہوا۔ اول ایک خاتون نے قرآن کریم سنایا۔ اس کے بعد بنت میاں تاج الدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد عاجزہ نے مختصر الفاظ میں قرآن کریم با ترجمہ و نماز با شرائط ادا کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ حالات سے واقفیت پیدا کرنے پر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنے پر تقریر کی۔ اس کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ اجلاس کے بعد یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ ہر ماہ میں دو بار اجلاس کیا جاوے۔ چونکہ لاہور جیسے بڑے شہر میں ابھی تک کسی کی اس بات کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔ کہ دنیوی علوم کے حاصل کرنے کے سوا دینی علوم کے حاصل کرنے کے لئے کوئی انتظام چاہئے پس عاجزہ نے دین کے علم میں کمی واقع دیکھ کر اپنے آپ کو ۱۶ ستمبر کے اجلاس میں پیش کر دیا ہے کہ جو کچھ بھی خداوند تعالیٰ نے اپنے حضور سے دیا ہے۔ دہلی دروازہ مسجد احمدیہ میں مورخہ ۲۲ ستمبر سے اپنی بہنوں کی بہبودی اور بہتری کے لئے بتوفیق الٰہی قرآن کریم با ترجمہ پڑھاؤنگی۔ سب میری بہنیں خاکسارہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس نیک کام کے سر انجام دینے میں کامیابی بخشے۔ اور اپنی بارگاہ سے نصرت فرمائے۔ نیز پڑھنے والی بہنوں کو بھی خدا تعالیٰ توفیق بخشے اور مدد فرمائے۔ آمین ؎

خاکسار: سعیدہ والدہ عبد الحی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

۲ دو شادیاں

عزیزہ محترمہ سعیدہ بنت حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا نکاح میاں عبد السلام صاحب ابن حضرت خلیفہ اول رضہ سے ہو گیا ہمیں یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ مخدومی و محسنی مفتی صاحب نے اپنی لڑکی کو جہیز میں بہت کچھ دیا۔ اور اس اعتبار سے یہ محسوس نہیں ہونے دیا۔ کہ عزیزہ کی مرحومہ والدہ اس کار خیر میں شریک نہیں ؎

دوسری شادی آمنہ بیگم بنت خان بہادر غلام محمد خان صاحب کی عزیزہ ہادی علی خان ابن خان ذوالفقار علی خان صاحب ناظر اعلیٰ کے ساتھ ہوئی۔

ولیمہ کی دعوتیں ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونو ازدواج کو مبارک کرے۔

مدرسۃ البنات (گرلز سکول) قادیان کو بیرون شہر دار الفضل مکان شیخ نور احمد صاحب میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ آٹھوں جماعتیں اس میں تعلیم پائینگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان یکم اکتوبر ۱۹۲۸ء

لڑکیوں کی تربیت لڑکوں کے برابر ہو

نورجہاں کے خاص نمبر میں جو اگست میں شائع ہوا ہے ایک بہن کو اکیلے سفر کرنے سے جو تکلیفیں پہنچیں۔ وہ میری نظر سے گذریں۔ میں نے جہاں تک سوچا ہے اور اپنے دماغ کو دوڑایا ہے۔ اسی نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ عورتوں کو اکیلے یعنی بغیر مرد کے سفر کرنے سے احتیاط کرنی چاہیئے۔ معزز بہن کو تعلیم یافتہ و جنٹلمینوں سے تکلیفیں پہنچیں۔ جیسا کہ ان کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ پھر تعلیم یافتہ انگریزی لباس والے مسلمانوں سے جو اپنے آپ کو مہذب سمجھتے ہیں۔

ایک شریف عورت پردے دار جو کہ برقعہ اوڑھے ہوئے ہو۔ ہرگز یہ گوارا نہ کرسکتی۔ کہ ایک غیر مرد سے خواہ مخواہ بات کرے یا جگہ کے لئے جھگڑا کرے۔ کیونکہ پردے دار کو قدرتی حیا مانع ہے اس لئے عورتیں ہی جو کہ آج کل کے جنٹلمینوں کی نظروں میں کمزور اور کمتر خیال کی جاتی ہیں۔ تکلیفوں کا جو کہ سفر میں ان پر آپڑتی ہیں۔ شکار ہوجاتی ہیں۔ عورتوں کی وقعت مردوں کے دلوں میں نقش کر دینا ایک ماں ہی کا کام ہے۔ جو کہ اسی فرقہ اناث سے ہوتی ہے ؛

بیٹا بیٹی میں مساوات اختیار کرنا اور ایک دوسرے کی عزت میں مساوات کا برتاؤ کرنا یعنی بیٹے کو بیٹی کی عزت کا خیال دل میں نقش کرانا چاہیئے۔ اور سکھانا چاہیئے۔ اگر بہن کی عزت نہ ہوئی۔ تو بھائی کی عزت بھی نہ ہوئی۔ اگر عورت کی عزت ہوگی۔ تو مرد کی بھی ساتھ۔ اور بیٹی کو بیٹے کی عزت کا سبق پڑھانا چاہیئے۔ ہماری قوم کی مائیں لڑکے اور لڑکی کی پرورش میں مساوات کا برتاؤ نہیں کرتیں۔ جن کا خمیازہ ان کو بحیثیت عورت کے برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وہی لڑکے جو ہماری ماؤں کی گودوں کے پالے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن پر ماؤں کو کامل اختیار اور پوری حکومت حاصل ہوتی ہے۔ بڑے ہو کر اسی ماں سے حاکمانہ لہجے سے اپنا کام کرواتے ہیں۔ اور ڈانٹتے ہیں اور ماں کو ذلیل اور محکوم سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ سب باتیں یعنے لڑکے کا حاکمانہ لہجے میں ماں کو حکم کرنا اور ذلیل سمجھنا کس نے سکھایا۔ اسی ماں نے جس نے لڑکے اور لڑکی کی پرورش میں امتیاز کیا کیونکہ لڑکے کو پیدائش کے دن سے ہی عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بخلاف اس کے لڑکی کو ایک آفت اور تکلیف دہ بار گراں خیال کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کی یعنے لڑکے کی پرورش میں عزت و خودداری اور برتری ملحوظ رکھی

جاتی ہے۔ جتنا لڑکا بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اس کے دل میں اپنی عزت اور برتری قائم ہوتی جاتی ہے اور غیر محسوس طریقہ سے وہ اپنی بہنوں کے مقابلہ میں آہستہ آہستہ بڑائی اور عزت قائم کر لیتا ہے اسی طرح وہ بچپن سے ہی اپنے آپ کو معزز و برتر ہستی تصور کر کے اپنی حقیقی بہنوں کو کمزور و کمتر خیال کر لیتا ہے۔ وہ جس قدر بڑا ہوتا ہے اس کے دل میں عورتوں کی عزت کم ہوتی جاتی ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ خدا اور رسول کے حکموں کا بھی نافرمان ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کے حکموں کو بھی پس پشت ڈالدیتا ہے۔ اور نماز روزہ اور دینی کاموں کو ایک کھیل سمجھنے لگتا ہے۔ شاید وہ خیال کرتا ہوگا۔ کہ نماز روزہ اور دینی کام بھی صرف اسی کمزور ہستی کے واسطے ہی فرض ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے ؎

اسی وجہ سے اور اسی تعلیم و تربیت کی بدولت خاتون موصوف کو جتنا بہنوں سے تکلیفیں پہنچیں میری معزز بہنیں اور مائیں اگر آج ہی کوشش شروع کر دیں۔ یعنی لڑکے لڑکی میں مساوات کے ساتھ برتاؤ کرنا اور لڑکے کو لڑکی کی عزت کا سبق سکھانا تو میں یقیناً کہہ سکتی ہوں۔ تھوڑے ہی سالوں میں عورتوں کی وہ عزت و قدر و منزلت مردوں کے دلوں میں پیدا ہو جائیگی۔ جو کہ موجودہ زمانہ کی حالت میں عنقا معلوم ہوتی ہے۔ اور نئے دن کا رونا پیٹنا کہ مرد ہمیں ذلیل سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ عزت و مساوات کا برتاؤ نہیں کرتے۔ ختم ہو جائے گا۔ خدا کرے۔ ایسا ہی ہو ؎

خداتعالیٰ نے عورت کو بڑی حکومت دنیا پر دی ہے یعنے تمام بنی نوع کو تابع فرمان بنایا۔ بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا انسان ماں کی گود کا محتاج ہے خدا نے یہ بات بھی ماں کے قبضۂ قدرت میں رکھی ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو جب چاہے۔ تربیت کر سکتی ہے۔ پھر عورتوں کو مردوں کی شکایت کا کیا موقعہ۔ مجھے تو اپنی ہی بہنوں و ماؤں سے شکایت و شکوہ و گلہ ہے۔ کہ وہ کیوں لڑکے اور لڑکی کی پرورش میں امتیاز کرتی ہیں۔ اور مساوات کا برتاؤ نہیں کرتیں تاکہ ان کا طبقہ بھی عزت کے ساتھ دیکھا جائے۔

ہر عورت کا فرض ہے۔ کہ وہ پیدائش کے روز سے ہی لڑکے اور لڑکی دونوں کو ایک نگاہ سے دیکھے۔ اور جہاں تک ہو سکے مساوات قائم رکھے۔ غیر مساوی ترجیحی سلوک کا برتاؤ ترک کر کے لڑکیوں کی تعلیم اور تربیت کا بھی پورا پورا انتظام کرے۔ اور ان کو بھی کام کے قابل بنائے۔ تاکہ قوم پر بار ہونے کی بجائے اس کے حق میں مفید ہوں ؎

بعض میری بہنیں یہ خیال نہ کر بیٹھیں کہ میں شرع کی پابند نہیں ہوں۔ اور غیر شرع باتوں کی مساوات لڑکیوں کو کرانی چاہتی ہوں۔ بلکہ میں نے صرف اپنے کمزور فرقہ کی بہبودی کے لئے یہ سب کچھ بیان کیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ شرع کے حدود کے

الغرض جو خداوند کریم نے آزادی عورتوں کو دی ہے، اس میں لڑکے کو لڑکی پر ترجیح نہیں دینی چاہیئے بلکہ پوری پوری آزادی اور مساوات کا خیال ماں کو رکھنا چاہیئے ۔ تاکہ لڑکیوں کے دلوں میں خود داری اور ترقی کے خیالات فنا نہ ہوجائیں ۔ اور موثر اور کارگر تدبیریں اپنی بہتری کے لئے سوچ سکیں ۔ اور جن ناروا اور ناواجب سختیوں اور مظالم کا شکار ہوتی رہتی ہیں ۔ ان کی روک تھام کر سکیں ۔ اگر ایسا ہی میری معزز بہنوں اور ماؤں نے اپنا کام شروع کر دیا ۔ اور لڑکی اور لڑکے کا امتیاز مٹا دیا ۔ تو انشاء اللہ سفر میں بھی کوئی تکلیف درپیش نہ ہوگی اور بہت سی سہولتیں پردے دار مستورات کے لئے میسر آجائینگی ۔ اور ایسی نازیبا حرکت کسی مسلم مرد سے سرزد نہ ہوگی ۔ لیکن یہ کام ایک سر توڑ کوشش اور متحد آواز کا محتاج ہے ۔ اگر میری بہنیں اس طرف تھوڑا سا وقت نکالکر غور کریں تو انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا ۔ فقط

آپ کی خیر خواہ بہن احقر کنیز فاطمہ بانو بیگم احمدی بنت ڈاکٹر محمد سلیمان صاحب احمدی از ممباسہ (افریقہ)

معاونات مصباح

بہن عظمت خاتون بنت سردار کرم داد خان صاحب نے ایک خریدار دیا (۲) نظیر بیگم بنت شیخ عبد الرشید صاحب بٹالہ نے دو خریداروں کے نام دی پی کر دینے کے لئے لکھا ۔ جزاہا اللہ دوسری بہنیں بھی توجہ کریں ۔

نماز میں نظر سجدہ گاہ پر رکھنے کی حکمت

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو ۔ تو اپنی نظر سجدہ کرنے کی جگہ کی طرف رکھے ۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں ۔ جو کھڑے ہو کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں ۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہماری توجہ قائم رہے گی ۔ حالانکہ توجہ آنکھیں کھلی رہنے سے قائم رہ سکتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ کھڑے ہونے کے وقت سجدہ کرنے کی جگہ پر نظر ہونی چاہیئے ۔ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی اپنی کتاب عوارف المعارف میں تحریر فرماتے ہیں کہ رکوع میں دونوں پاؤں کے درمیان نظر رکھنی چاہیئے اور میرے نزدیک یہ درست ہے ۔ اس طرح کرنے سے نظر کو بھی فائدہ پہنچتا ہے ۔ اور خشوع بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔ نظر کے محدود کرنے میں ایک بہت بڑی حکمت ہے ۔ اور وہ یہ کہ انسان کی پیدائش میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ودیعت کی ہے کہ اگر اسکی ایک حس کام کر رہی ہوتی ہے ۔ تو باقی حسیں بے حس ہو جاتی ہیں ۔ مثلاً آنکھیں جس وقت کمال مصروفیت میں ہوں ۔ اس وقت کان بے حس ہو جاتے ہیں ۔ چنانچہ جس وقت آنکھیں پوری پوری طاقت کے ساتھ کسی چیز کے دیکھنے میں مصروف ہوں اسوقت اگر کوئی آواز دے ۔ تو وہ سنائی نہ دیگی ۔ اور جب کان پورے طور پر کسی آواز کے سننے میں مشغول ہوں تو

ناک سے سونگھنے کی قوت معطل ہو جائیگی۔ اور جب ناک پوری طاقت کے ساتھ کسی خوشبو کے سونگھنے میں لگا ہوا ہو۔ تو کان اور آنکھیں اپنا کام کرنے سے معطل ہو جائینگی۔ تو جب ایک حس کام میں لگ جاتی ہے۔ اور اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ تو دوسری حسیں کام نہیں کرتیں۔ والسلام

آپ کی خادم بہن ذ۔خ۔ بنت میاں عبدالغنی صاحب چیف ڈرافٹسمین احمدی۔ امرتسر

سچی خوشی

سچی خوشی کے معنے دلی خوشی کے بھی ہو سکتے ہیں سچی خوشی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر انسان اپنے والدین کا کہا مانے۔ اور اپنے سے بڑوں کا ادب کرے۔ جو کوئی والدین کا کہا مانتا ہے اس کے والدین بھی اس کو چاہتے ہیں۔ اور اس کی سب خواہشیں خوشی سے منظور کر دیتے ہیں۔ اس وقت جو خوشی اس کو محسوس ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے سچی خوشی بدن کو تکلیف دینے سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ جس طرح گوتم بدھ نے کئی سال جنگلوں میں پھرنے اور بھوکے رہنے سے یہ آزما لیا۔ کہ سچی خوشی اور دلی تسکین اس طرح حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ غریبوں پر رحم کرنے اور خدا کا حکم ماننے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ سچ بولنے والے بھی سچی خوشی حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جو کوئی سچ بولتا ہے۔ سب لوگ اس پر اعتبار کرتے ہیں۔ اور اس سے خوش رہتے ہیں۔ سچ بولنے والے سے خدا بھی خوش رہتا ہے اور اس کو آخرت کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔ جو کوئی اپنے اُستادوں کا حکم مانتا ہے۔ اُستاد بھی اس کو پسند کرتے ہیں۔ اور اگر اس کو کوئی لفظ بھول جائے تو خوشی سے بتلا دیتے ہیں۔ اس وقت جو خوشی شاگرد کو ہوتی ہے۔ وہی اس کو محسوس کر سکتا ہے۔ کئی خدا پرست سچی خوشی کا سیدھا رستہ تلاش کرتے کرتے اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ اور کئی عمر رسیدہ بزرگوں نے سچی خوشی حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جانیں تلف کر ڈالیں۔ لیکن وہ اس کا سیدھا رستہ تلاش نہ کر سکے سچی خوشی دولت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دولتمند انسان کو ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ میری دولت کوئی چور نہ چرا لے۔ سچی خوشی حاصل کرنے کی غرض سے انسان کو ہر حالت میں صابر و شاکر رہنا چاہیئے۔ سچی خوشی وہی حاصل کر سکتا ہے۔ جو اپنے دل میں اس خیال کو جگہ دے۔ کہ دنیا میں کئی انسان مجھ سے غریب ہیں۔ ان بیچاروں کی زندگی کیسے گذرتی ہوگی۔ اس لئے مجھے خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ جس نے مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑے دئے۔ سچی خوشی وہی حاصل کر سکتا ہے جو غریبوں کی مدد کرے۔ اور اپنے سے بڑوں کا کہا مانے۔ ہمارے ملک میں کئی آدمی اتنے امیر ہیں کہ اگر وہ چاہیں۔ تو کئی آدمیوں کا پیٹ پال سکتے

ہیں۔ لیکن افسوس! ان کو اس بات کا ذرا خیال نہیں وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے۔ ہم بہت سی دولت اکٹھی کر لیں۔ لیکن اس دولت کا کیا فائدہ؟ یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارا ملک ترقی میں سب سے پیچھے رہ گیا ہے۔ سچی خوشی نہ امارت سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ غرور سے۔ بلکہ جو شخص غریب پرور ہو۔ وہی سچی خوشی حاصل کر سکتا ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ ہر ایک کی مدد کریں۔ اور ہر حالت میں اس کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔ جس نے ہم کو پیدا کیا۔ ایسا کرنے سے ہم کو سچی خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ جو آدمی متکبر ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ لوگ میری منتیں کریں۔ تو میں ان سے بولوں۔ لیکن کوئی شخص بھی ایسے انسان سے بولنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ آدمی مجھے تلخی سے جواب دیگا۔ اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ ہر ایک سے نرمی کیساتھ پیش آئیں۔ تاکہ دوسرا آدمی بھی ہمارے ساتھ اچھی طرح پیش آئے۔ اور ہم سچی خوشی حاصل کر سکیں۔ جو آدمی خوش رہتا ہو۔ وہ دوسروں کو بھی خوش کر سکتا ہے۔ لیکن جو خود ہی غمگین رہتا ہو وہ دوسروں کو کیسے خوش کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہر وقت خوش رہیں۔ اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کریں۔ کسی داناؤں کا قول ہے کہ سچی خوشی اور دلی تسکین دُنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ دنیا گناہوں کا گھر ہے۔ ہاں جو کوئی اس دُنیا میں خدا کی عبادت کرے۔ غریبوں کی مدد کرے۔ اپنے سے بڑوں کا کہا مانے۔ اور سب کو خوش رکھنے کی کوشش کرے۔ وہ آخرت میں اس کا بدلہ پا سکتا ہے یعنی سچی خوشی حاصل کر سکتا ہے ؛

راقمہ :- امۃ الحفیظ جماعت ہشتم۔ بنت ملک مولا بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ گوجرات

فضول خرچی

فضول خرچی کی عادت یُوں تو کسی کے لئے بھی اچھی نہیں۔ مگر لڑکیوں کے واسطے تو گویا زہر ہے۔ جو لڑکیاں پیسے کی قدر نہیں کرتیں۔ وہ کبھی خوشحال نہیں ہوتیں۔ فالتو چیزوں کے بے ہودہ شوق میں یا چٹورپن کی خاطر یا اوروں کی دیکھا دیکھی شیخی میں آن کر اندھا دھند خرچ کر بیٹھنا ایک دن کنگال بنا دیتا ہے۔ بے ضرورت یا ضرورت سے زیادہ روپیہ پیسہ اُٹھانے والے کو اکثر ضرورت کے موقعہ پر ہر ایک کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے۔ فضول خرچ آئے دن تنگی کی مصیبت میں پھنسے رہتے ہیں۔ قرض لینے کی ضرورت کبھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی جب قرض وقت پر ادا نہیں ہو سکتا۔ تو بدنامی اور ذلّت اٹھانی پڑتی ہے۔ جھوٹ بولنے اور وعدہ خلافیاں کرنے سے ان کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ عزت و آبرو کوئی نہیں رہتی۔

لڑکیو! اگر تم چار پیسے روز بھی فضول خرچیوں میں

کھوتی رہو۔ تو حساب کر کے دیکھ لو۔ کہ زیادہ مدت نہیں بلکہ چند دن اُوپر چار سال ہی میں تمہارا تسو روپیہ غارت ہو جائے گا جس سے بڑے بڑے کام نکل سکتے تھے اسی طرح فضول خرچ لوگ بھی عمر بھر میں ہزاروں روپیہ کا کُھلا کُھلا نقصان اٹھاتے ہیں۔ اگر وہ ذرا اپنے اوپر جبر کریں۔ تو اس نقصان سے بچنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ پس اتنی ضرورت ہے۔ کہ ہر خرچ خوب سوچ سمجھ کے اٹھائیں۔ اور ہر چیز خریدتے وقت یہ دیکھ لیا کریں کہ اس کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے یا نہیں۔ مگر ہاں ایسا کنجوس بننا بھی کچھ نہیں۔ کہ سچی ضرورتیں تک پوری نہ کی جائیں۔ یا کھانے پہننے میں حد سے زیادہ بچت کے پیچھے تندرستی اور عزت اور آبرو میں فرق آئے یا اپنی حیثیت کے موافق اللہ کی راہ میں دیتے ہوئے دل کڑھے۔ فقط

امینہ بیگم جماعت ہشتم بنت حافظ محمد امین صاحب۔
محلہ دور الضعفاء قادیان دار الامان

نام کے عدد نکالنا

واضح ہو۔ کہ عربی۔ فارسی اور اردو میں حروف کے عدد مقرر ہیں۔ نام کے حروف کے عدد جمع کر لینے سے سال کے سنہ وغیرہ نکل آتے ہیں۔ اسی طرح تلاش کر کے جو نام کسی انسان یا مکان یا کتاب وغیرہ کا رکھتے ہیں۔ اس کو تاریخی نام کہتے ہیں۔ اس قاعدہ کے آٹھ لفظ مقرر ہیں۔ جن کے حروف شمار کے لحاظ سے ترتیب وار یہ ہیں:۔

(۱) ابجد (۲) ہوز (۳) حطی (۴) کلمن (۵) سعفص (۶) قرشت (۷) ثخذ (۸) ضظغ۔

ان الفاظ کے حروف میں اعداد کا شمار اس طرح ہے

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص		
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰		
ق	ر	ش	ت	ث	خ				
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰				
ذ	ض	ظ	غ						
۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰						

اب اگر کسی نام کے عدد جمع کرنے سے کسی سال کے سنہ وغیرہ نکل آویں یا اوّل ہی سوچ کر ایسا نام رکھا گیا ہو۔ جس سے سنہ پیدائش یا واقعہ معلوم ہو جائے جیسے اگر اکبری خاتون کے حروف کے عدد علیحدہ علیحدہ نکالکر جمع کریں۔ تو ۱۲۹۰ نکلتے ہیں۔ پس اگر سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں ایک لڑکی اکبری خاتون پیدا ہوئی ہے۔ تو اس کا نام تاریخی ہے یعنی اس کے نام سے سنہ پیدائش نکلتا ہے لہذا اس عورت کی عمر سال حال یعنی سنہ ۱۳۴۷ ہجری تک ۵۷ سال ہجری ہے اسی قاعدہ کی رُو سے بطور یادداشت اکثر چیزوں کے نام رکھے جاتے ہیں ؎

راقمہ:۔ عظمت قادیانی

بہن عظمت خاتون کے نام جو معمّا کا انعام نکلا تھا۔ اس کے معاوضہ میں ایک یتیم لڑکی فضل کے نام مصباح جاری کرا دیا ؎

غسل

روز نہانے سے بہت فائدے ہیں کیونکہ نہانے سے بدن کے مسام کھلے رہتے ہیں۔ مساموں کے ذریعہ بخوبی ہوا بدن میں داخل ہوتی رہتی ہے۔ اور اندر سے زہریلا مادہ پسینہ کی صورت میں خارج ہوتا رہتا ہے اگر ماں اپنے بچے کو روزانہ نہانے کا عادی بنادے۔ تو بڑا ہو کر وہ خوشی سے یہ کام کرے گا۔ نہانے کا وقت صبح ہے۔ نہانے میں صاف پانی استعمال کرنا چاہیئے بعض لوگ جانتے ہیں کہ میلے پانی میں نہانے سے بدن میں ایک قسم کا کیڑا پڑ جاتا ہے۔ اور جسم میں پھوڑے وغیرہ نکلتے ہیں۔ نہانے کے بعد بدن کو سوکھے اور کھردرے کپڑے سے خوب مل کر پونچھنا چاہیئے۔ بدن کو نہانے کے بعد زور سے ملنے سے خون کی گردش میں مدد ملتی ہے۔ اگر تولیہ میلا ہوا تو فائدہ کم ہو گا زیادہ خوشبودار صابن استعمال نہیں کرنا چاہیئے تندرست انسان کے لئے ٹھنڈے پانی سے نہانا اچھا ہے۔ کھانا کھانے کے ساتھ ہی غسل نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ہاضمہ میں فرق آتا ہے۔ جب انسان زیادہ تھکا ہوا ہو۔ تو دم لیکر نہانا اچھا ہے۔ بخار سے اٹھ کر ٹھنڈے پانی میں نہانا نہیں چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ بخار پھر چڑھ جاوے۔ نہاتے وقت ہوا سے بچنا چاہیئے۔ نہا کر گیلے کپڑے نہیں پہننے چاہیئے غسل کے پانی کو گھر سے دور پھینکنا چاہیئے کیونکہ سیلاب سے بخار اور جوڑوں کا درد لگ جاتا ہے کنوئیں کے نزدیک غسل ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے کنوئیں کا پانی خراب ہو جاتا ہے۔ والسلام

اصغری بیگم اہلیہ شیخ عبدالمالک صاحب لاہور

چند باتیں جو ہر ایک کو تپ دق کے متعلق جاننی چاہیئیں

بدقسمتی سے ہندوستان میں یہ موذی مرض دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ عام طور سے سننے میں آتا ہے فلاں کو تپ دق ہے۔ فلاں کو سل ہو گئی۔ اس لئے ایسی بیماریوں کے متعلق تھوڑی بہت واقفیت رکھنی ہر ایک کے لئے ضروری ہے ؏

(۱) شروع شروع میں تپ دق کے مریض کو علاج کے ذریعہ صحت ہو سکتی ہے ؏

(۲) تپ دق متعدی مرض ہے۔ اس کے بلغم میں بہت سے جرم ہوتے ہیں۔ یہ جرم خشک ہو کر گرد کے ساتھ ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور سانس کے ذریعہ تندرست آدمیوں کے پھیپھڑوں میں چلے جاتے ہیں ؏

(۳) کھانسی کے علاج میں اگر غفلت کی جائے۔ تو تپ دق کے ہو جانے کا احتمال ہے ؏

(۴) ان لوگوں کو جو کمزور اور دبلے ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری کے لگنے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے۔

اس لئے اکثر عورتیں بچے کے پیدا ہونے کے بعد تپ دق کے مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں ؛

(۵) منہ ڈھانپ کر نہیں سونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ہوا جو پھیپھڑوں سے ہو کر باہر نکلتی ہے۔ گندی ہوتی ہے۔

(۶) اس بیماری کے علاج کرانے میں غفلت کرنا خطرناک ہے۔ جب آپکو اپنا وزن گھٹتا معلوم ہو، یا آپ دبلے ہوتے جاتے ہوں یا ہلکی کھانسی رہتی ہو اسی وقت ڈاکٹر سے مشورہ لینا چاہیئے ؛

(۷) تازہ ہوا سے ہم مضبوط اور تندرست رہتے ہیں۔ اور اس سے تپ دق کے اجرام مارنے میں مدد ملتی ہے۔ اس لئے ہم کو خوب ہوادار کمرے میں سونا چاہیئے ؛

(۸) تپ دق کے مریضوں کو کبھی فرش یا زمین پر تھوکنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ کسی پیالے یا تھوک دانی میں جو ہمیشہ ڈھکا ہوا رہے یا اس میں اجرام کو مارنے والی دوائی پڑی ہوئی ہو تھوکنا چاہیئے۔ اگر کوئی دوائی نہ ڈالی گئی ہو۔ تو تھوک جلا دینا چاہیئے۔ دانتوں کی صفائی نہایت ہی ضروری ہے۔ دانتوں کو روزانہ کھانے کے بعد برش یا مسواک سے صاف کرنا چاہیئے ؛

(نوٹ) تندرست آدمی کے لئے بھی دانتوں کی صفائی بہت لازمی ہے۔ کیونکہ ننانوے فی صدی بیماریاں دانتوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہیں ؛

مصباح

کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرمائیں ؛

چند باتیں جو ہر ایک کو آنکھوں کی نسبت جاننی چاہیئیں

KHILAFAT LIBRARY

(۱) آنکھوں کی بینائی ہمارے لئے سب سے زیادہ قیمتی نعمت ہے ؛

(۲) ہندوستان میں پانچ لاکھ اندھے ہیں۔ اور ان میں سے نصف ایسے ہیں۔ جو ضروری نہ تھا کہ اندھے ہو جاتے۔

(۳) پڑھتے وقت اچھی روشنی ہونی چاہیئے۔ یہ روشنی سیدھی آنکھوں میں نہ پڑے۔ بلکہ کسی چیز سے اوپر سے اس پر سایہ کر دیا گیا ہو یا ایسے طور پر رکھی گئی ہو کہ روشنی اوپر سے کاندھے کے اوپر پڑے ؛

(۴) اگر آپ کو پڑھتے وقت کتاب کو اپنی آنکھوں کے بہت نزدیک یا بہت دور رکھنا پڑتا ہے تو کسی لائق ڈاکٹر کے ذریعہ عینک لگانا چاہیئے ؛

(۵) ککرے کی مرض خوفناک اور لگنے والی تو ہے مگر روکی جا سکتی ہے۔ بلکہ بالکل ہٹ بھی سکتی ہے لیکن اگر غفلت اور لاپرواہی کی جاوے۔ تو بالکل نابینا ہونے کا احتمال ہے ؛

(۶) آنکھوں کی مکھیوں۔ گرد۔ دھوئیں اور سورج کی چمک سے حفاظت کرنی چاہیئے ؛

(۷) عام طور پر بچوں کی آنکھیں زیادہ دکھتی ہیں۔ ہر ایک بچہ کا حق ہے۔ کہ اس کی آنکھوں کی اچھی طرح حفاظت کی جاوے ؛

(۸) بچوں کی آنکھوں کے دکھنے کا سبب ایک قسم کے جرم

ہیں۔ اگر کسی لائق ڈاکٹر کے ذریعہ علاج نہ کرایا جائے تو بچے کے اندھے ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(۹) شراب اور تمباکو کی کثرت اور بہت عرصے تک برابر استعمال کئے جانے سے بھی اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔ والسلام

اصغری بیگم اہلیہ شیخ عبدالمالک صاحب لاہور

دلچسپ معلومات

ستائیس ۲۷ بچوں کی ماں

بوڈاپسٹ۔ دار الخلافہ ہنگری میں ایک مجلس منعقد کی گئی جس میں دس ہزار عورتیں شامل ہوئیں یہ سب کی سب سات سے دس بچوں کی مائیں تھیں ایک سو ان میں سے ایسی تھیں۔ جن کے بیس ۲۰ بیس بچے ہیں۔ سب سے بڑا انعام ایک ایسی "ماں" کو دیا گیا۔ جس کے ستائیس ۲۷ بچے ہیں۔

افغانستان میں ریلوے لائن

دنیا میں صرف افغانستان ہی ایک ایسا ملک رہ گیا تھا۔ جہاں ذرائع آمد و رفت وسیع نہیں ہیں۔ مگر امیر افغانستان نے سیاحت یورپ کے بعد اب اپنی توجہ اس طرف منعطف کی ہے۔ کئی فرانسیسی انجنیئر اس کام پر متعین کئے گئے ہیں۔ جو کفایت شعارانہ طریق سے ریلوے لائن کو تمام ملک میں بچھانے کی تجویزیں کرینگے۔ ریلوے لائن کے مکمل ہونے پر افغانستان ہندوستان اور روس سے مل جائیگا تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت افغانستان نے ایک جرمن کمپنی کے ساتھ ٹھیکہ کا بندوبست بھی کر لیا ہے۔ جو جلدی اس کام کو شروع کر دیگی۔

چالیس ہزار روپیہ ایک ٹانگ کی قیمت

بمبئی میں ایک طالب علم کی ٹانگ موٹر کے ساتھ ٹکر لگ جانے سے ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹروں نے صحت کے لحاظ سے ضروری خیال کرتے ہوئے زخمی ٹانگ کو کاٹ دیا۔ طالب علم نے اس موٹر کے جو کہ حادثہ کی ذمہ وار تھی۔ مالک پر اس بناء پر ایک لاکھ روپیہ کا دعویٰ دائر کر دیا کہ وہ تمام عمر کے لئے اپنی روزی کمانے کے واسطے ناقابل ہو گیا ہے۔ مقدمہ کے دوران میں فریقین نے صلح کر لی۔ اور مالک موٹر نے چالیس ہزار روپیہ ادا کرنا قبول کر لیا ہے۔ چنانچہ جج نے بھی اس فیصلہ کو منظور کر لیا ہے۔

ایک عجیب غرقابی

ڈوبے ہوئے آدمی کی فوراً ہی جان نہیں نکل جاتی اور اس کے بچ جانے کی کافی امید ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ۵ منٹ تک آدمی پانی میں زندہ رہ سکتا ہے لیکن حال ہی کے ایک واقعہ نے اس بات کو بھی غلط ثابت کیا ہے۔ ملک ڈنمارک میں ایک آدمی پانی میں

غرق ہو گیا۔ جو باوجود تیس منٹ پانی کے اندر رہنے کے زندہ رہا۔ اور علاج کروانے سے صحت یاب ہو گیا۔ غرق شدہ آدمی نے اپنے تجربہ کے متعلق بیان کیا۔ کہ پانی کی تہ میں اُسے ایسا معلوم ہوا۔ جیسے وہ خواب دیکھ رہا ہے ؛

آلاتِ لاسلکی کا استعمال

اضلاع متحدہ امریکہ میں آلاتِ لاسلکی کا استعمال تمام دوسرے ممالک سے زیادہ ہے۔ چنانچہ آخری اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں۔ کہ دو کروڑ اسی لاکھ گھرانوں میں سے ایک کروڑ ان آلات کو استعمال کرتے ہیں ۶۹۴ لاسلکی کے سٹیشن قائم کئے ہیں۔ جن سے چار کروڑ آدمی فائدہ اٹھاتے ہیں ؛

اقوام عالم کی جنگ و جدال سے نفرت

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ جنگ یورپ کی خوفناکیوں نے اقوام عالم کو جنگ و جدال سے ہمیشہ کے لئے متنفر کر دیا ہے۔ چنانچہ کوششیں کی جارہی تھیں کہ دنیا کی تمام بڑی بڑی سلطنتیں ایک ایسے عہد نامہ پر دستخط ثبت کریں جو ان کی جنگ سے بیزاری کا مترادف ہو۔ سلطنت اضلاع متحدہ امریکہ ایسے معاہدہ کے قیام میں پیش پیش رہی ہے اب معلوم ہوا ہے کہ چونکہ اس تحریک پر ہر قوم نے پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے عنقریب اس عہد نامہ کا وجود معرض ہستی میں آئے گا۔ پیرس میں تمام سلطنتوں کے نمایندے جمع ہوں گے۔ جو اپنی اپنی حکومت کی طرف سے دستخط ثبت کرینگے ؛

دلچسپ معلومات کی رُو سے اس مستقبل کے واقعہ کو اس لئے حوالہ قلم کیا گیا ہے۔ کہ اس مجلس کی تمام کارروائی کی فلم اُتاری جائیگی۔ اور مقرروں کی آوازوں کو محفوظ کیا جائے گا۔ تاکہ بعد ازاں دُنیا کے تمام لوگوں میں اعلان ہو جائے ؛

ٹھنڈک پہنچانے کا آلہ

کھانا۔ گوشت اور دُودھ وغیرہ کو خراب ہو جانے سے بچانے اور دیر تک رکھنے کے لئے موجودہ آلات میں برف کا استعمال ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا آلہ ایجاد کیا گیا ہے۔ جس میں برف کی جگہ پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو پہلی ایجاد سے زیادہ سستا ہے ؛

ایک پہیہ کی موٹر سائیکل

دو پہیوں کی موٹر سائیکلیں تو عام ہی ہیں۔ لیکن اب ایک پہیہ کی موٹر بھی ایجاد ہو گئی ہے۔ جو ایک اطالوی انجنیر کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس موٹر کو ابتدائی آزمائش میں اسّی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلانے میں کامیابی ہو چکی ہے۔ ساخت نہایت ہی عجیب و غریب ہے۔ پہیے کا قطر پانچ فٹ ہے۔ جو مشینری کے ساتھ اندر کی طرف سے دو گراریوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یہ گراریاں پہیے کو گھماتی ہیں۔ لیکن ڈرائیور جو کہ دوسرے الفاظ میں پہیے کے اندر بیٹھا ہوتا ہے۔ جُوں کا تُوں اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ اور پہیہ کے ساتھ ہی نہیں گھوم جاتا ؛

ایک مشہور تیراک

مس آئیوی ہاکس نے کچھ دنوں پہلے رود بار انگلستان کو تیر کر عبور کیا ہے جس میں اسے کل انیس گھنٹے ۱۶ منٹ لگے۔

ایک عجیب فیصلہ

سلیٹر آسکر ایک شخص جو شہر گلاسگو میں ایک عورت کے قتل کے مقدمہ میں ماخوذ تھا اور جس کا مقدمہ بیس برس سے چل رہا تھا۔ آخر کار اپیل کرنے پر بری الذمہ قرار دیا گیا ہے۔ ۱۸ سال کی درمیانی مدت اس نے جیل میں گذاری ہے۔ اور جس جج نے پہلے اس کا فیصلہ سنایا تھا وہ کئی برس ہوئے کہ مر بھی گیا۔ چونکہ اب وہ بے گناہ ثابت ہوا ہے اس لئے حکومت نے ایک کثیر رقم بطور ہرجانہ کے دئے جانے کے لئے منظور کی ہے ؏

KHILAFAT LIBRARY

جنگ یورپ کی یادگاریں

۱۴ اور ۱۵ اگست ۱۹۲۸ء کی درمیانی رات لنڈن میں چہل پہل کی رات تھی۔ جبکہ گیارہ ہزار زائرین گذشتہ جنگ یورپ کی یادگاروں کو دیکھنے کے لئے ملک فرانس کو بیس سپیشل ٹرینوں میں روانہ ہوئے۔ یہ سب کے سب ان بہادروں کے پسماندگان ہیں جو انگلستان کی طرف سے فرانس کی محافظت کرتے ہوئے جرمنی کے بموں اور گولیوں کا نشانہ ہو گئے۔ حکومت انگلستان نے ان سب کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے اس قافلہ کے قائد اعظم شہزادہ ولیعہد انگلستان تھے جو جنگ عظیم کے دوران میں انہی مقامات پر بطور ایک سپاہی کے خدمات انجام دے چکے ہیں ؏

غرق شدہ جہاز سے مال کی برآمد

الزبتھ ولے نامی ایک تجارتی جہاز جو حکومت بلجیم کی ملکیت تھا جنگ عظیم کے دوران میں غرق ہو گیا تھا۔ حال ہی میں اٹلی کے ایک غوطہ زن جہاز نے سمندر کی تہ میں اس کو دریافت کر لیا ہے۔ اور ان اشیاء کو جو جہاز میں ابھی تک محفوظ ہیں۔ نکالنا شروع کر دیا ہے۔ سب سے پہلے ایک صندوقچی نکالی گئی ہے۔ جس میں پچاس ملین فرینک کی مالیت کے ہیرے ہیں۔ بعد اس کے ہاتھی دانت نکالا جا رہا ہے ؏

ایک جرمن کی جانبازی

کتان کی بنی ہوئی اکیس ۲۱ فٹ لمبی کشتی میں ایک جرمن مسٹر رومر بحر اوقیانوس کا سفر کر رہا ہے۔ گذشتہ مارچ کی تین تاریخ کو یہ شخص لزبن دار الخلافہ پرتگال سے روانہ ہوا تھا۔ اور آج کل جزائر غرب الہند میں مقیم ہے جہاں چند روز ٹھیر کر پھر اپنا سفر شروع کر دیگا امریکہ پہنچنے پر وہ ایک بھاری رقم کے انعام کا حقدار ہو گا۔

جغرافیہ دانوں سے یہ حقیقت پوشیدہ نہ ہوگی کہ بحر اوقیانوس دنیا کے بڑے بڑے طوفانی سمندروں میں سے ایک ہے۔ اور ایک ایسی چھوٹی سی کشتی میں سفر کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے ؏

ہیرے کی اصلیت

سائنس دانوں نے ہیرے کی اصلیت کو معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔ لیکن یہ راز قدرت جو کل تک

سربستہ ہی ہے۔ جو کچھ تھوڑا بہت معلوم ہوا ہے وہ یہی کہ یہ کاربن کی ایک شکل ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہیرے کو کاربن میں تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن کاربن کو ہیرے میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا ۔

پروفیسر برنارڈ فری مین

کلکتہ کے لوگوں کے درمیان آج کل ایک عجیب و غریب شخصیت موجود ہے۔ یہ پروفیسر برنارڈ فری مین ہیں۔ پروفیسر مذکور ایک زبردست سیاح ہیں۔ جو زمین کے گرد دو دفعہ سفر کر چکے ہیں۔ ان کے کارنامے نمایاں سننے کے قابل ہیں۔ چھہتر سال کی عمر تک انہوں نے تیس سفر آسٹریلیا کے کئے ہیں۔ چودہ مشہور زبانوں پر عبور حاصل کیا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں سے ملاقاتیں حاصل کی ہیں۔ جن میں سے ایک سائنور موسولینی وزیر اعظم اٹلی بھی ہیں۔ پروفیسر مذکور کا دعویٰ ہے۔ کہ دنیا بھر میں صرف وہی ایک آدمی ہیں۔ جس نے پوپ کو ہنسایا ہے ۔

صحت اس قدر اچھی ہے۔ کہ چھہتر سال کی عمر کو باور کرنے میں شک ہوتا ہے۔ عرب و ترکی میں آپ لباس بدلکر بطور عرب و ترک سفر کرتے رہے ہیں اور کوئی پہچان نہیں سکا

ایک پرانا درخت

ریاست بھاؤنگر (کاٹھیاواڑ) کے مغربی ساحل پر جانج نامی ایک گاؤں ہے۔ جہاں ایک ایسا درخت موجود ہے۔ جس کے تنہ کا دور ۸۸ فٹ ہے بڑھاپے کی وجہ سے یہی تنہ زمین پر درمیان سے کھوکھلا ہو گیا ہے۔ جس کے اندر ایک کسان بیل گاڑی رکھتا ہے ۔

KHILAFAT LIBRARY

پتھر کے کوئلہ سے تیل

پتھر کے کوئلہ سے تیل نکالنے کے متعلق عام طور پر دعویٰ کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن انگلستان کی ایک کمپنی نے حال ہی میں نہایت شدومد سے ان دعاوی کا اعلان کیا ہے۔ کمپنی کو اپنی کامیابی کا اس قدر یقین ہے کہ انہوں نے نائنگھم کے کوئلہ کے میدانوں میں ایک خاصہ رقبہ اپنے تجربات کے لئے خرید لیا ہے۔ اور ضروری مشینری کی خرید کے لئے آرڈر بھی دیدئے ہیں ۔

ع۔ ن از بھاؤنگر کاٹھیاواڑ ۔

حلوائے کھجور

کھجور سیر۔ دودھ آدھ سیر۔ گھی آدھ سیر۔ پستہ بادام الائچی خورد حسب ضرورت۔ پہلے کھجور کو پانی میں اُبال لیں۔ پھر اس کی گٹھلیاں اور چھلکے جدا کر لیں پھر دیگچی میں کھجوریں ڈال دیں۔ اور کفگیر سے ہلاتے رہیں۔ جب گھل جائے۔ تو دودھ پستہ۔ بادام وغیرہ ڈالدیں۔ دودھ ختم ہونے پر اتار لیں ۔

دہی کے کباب

اشیاء | دہی آدھ سیر۔ تال مکھانے دو چھٹانک
مرچ۔ نمک۔ پیاز حسب ذائقہ۔

ترکیب | دہی کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیں جب تمام پانی ٹپک جائے۔ تو تال مکھانے باریک پیس کر ملا دیں اس کے بعد سب مصالحہ ڈال دیں۔ پھر لوہے کی سیخ پر کباب بنا کر چڑھا دیں۔ اور کوئلوں کی تھوڑی تھوڑی آنچ پر پکا دیں ؏

کیلے کی مٹھائی

کیلے بارہ عدد۔ شکر ایک پاؤ۔ گھی ایک پاؤ۔ کیلے چھیل کر چاقو کے ساتھ ایک ایک انچ کی گول گول ٹکیاں بنا لیں۔ پھر دیگچی میں گھی ڈالکر آگ پر رکھ دیں اور گرم ہونے کے بعد ٹکیاں چھوڑ دیں جس وقت سُرخ ہو جائیں۔ تو شکر کا قوام دیں۔ سرد ہونے پر کام میں لائیں

گل فردوس

کدو ½ پاؤ۔ کھویا ½ سیر۔ شکر۔ پستہ۔ بادام۔ الائچی خورد حسب منشاء۔ بالائی ½ پاؤ

ترکیب:۔ کدو کو کدوکش پر چھیل کر باریک کر کے جوش دے لیں۔ پھر فرائی پین میں گھی ڈالکر خوب بھونیں جب سُرخی مائل ہو جائے تو کھویا۔ شکر کا قوام کر کے ڈال دیں اور پستہ وغیرہ بھی ڈالکر سینی میں جما کر نوش کریں۔ احقرہ زبیدہ سلطانہ ہمشیرہ ڈاکٹر عبید اللہ صاحب
عزیز منزل لاہور

شیشہ میں انڈا اُتارنے کی ترکیب

مرغی کے انڈے کو تین دن تک انگوری سرکہ میں تر رکھیں۔ چوتھے دن اس قدر نرم ہو جائیگا کہ بوتل کے مُنہ میں چلا جائیگا۔ پھر اس میں پانی ڈالیں تو ایسا سخت ہو جائے گا کہ جیسا پہلے تھا۔ اور بوتل سے باہر نہ آ سکیگا ؏

KHILAFAT LIBRARY

انڈے پر لکھنے کا ایک سہل طریقہ

انڈے پر چربی سے کوئی عبارت لکھو۔ اور چونے کے پانی میں تھوڑا سا لیموں کا رس ڈالکر اس میں انڈے کو خوب اُبالو۔ یا انڈے کو چند گھنٹے تیز سرکہ میں پڑا رہنے دو۔ لکھی ہوئی عبارت اُبھر آئیگی اور صاف صاف پڑھی جائیگی ؏

بوتلوں کے اندرونی داغ اور دھبے دور کرنا

بوتل میں تھوڑا سا پانی اور کچھ چائے کی پتیاں ڈالکر اسے رات بھر پڑا رہنے دو۔ صبح کے وقت بوتل کو ہلا کر دھو لو۔ پانی پھینکنے کے بعد کسی صاف کپڑے سے خشک کر لو ؏

احقرہ۔ عائشہ خاتون دختر ڈاکٹر عبید اللہ صاحب لاہور

مصباح کا یہ نمبر دو سو خریداروں کے نام وی پی کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا شروع سال سے ہی وصول نہ ہوا تھا۔ امید ہے وصول فرما کر مصباح

۱۵ اگست کے بقیہ معموں کا حل

معمہ نمبر ۲ کا حل "ہوشیار پور" ہے۔ معمہ نمبر ۳ کا حل "مینڈک" ہے۔ معمہ نمبر ۴ کا حل "بندوق" ہے۔ معمہ نمبر ۵ پر نقطہ نگاہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بالکل سادہ ہے ؎

جنھوں نے چاروں حل کر لئے

نسیم کمیل پور۔ عصمت آرا شیخو پورہ۔ اہلیہ محمد یونس صاحب دہلی۔ اہلیہ مولوی بقا پوری صاحب قادیان۔ زبیدہ شاہجہانپور۔ بشیر النور بیگم۔ سیالکوٹ۔ عابدہ ہمشیرہ میاں احیاء الدین صاحب پشاور۔ خدیجہ اہلیہ قاضی محمد احسن صاحب قادیان۔

جنھوں نے تین حل کئے

زاہدہ احمدی بیگم عادل آباد۔ آمنہ بیگم کلال پور۔ اہلیہ عبدالمجید شیخو پورہ۔ اہلیہ نذر حسین قادیان۔ عظمت بیگم قادیان۔ فہم النساء بیگم بنت مولوی محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن۔ آمنہ ممتاز مارواڑ۔ اہلیہ بابو محمد عالم صاحب پشاور۔

باقی دو معمے یا صرف ایک حل کرنے والیوں کے نام بوجہ عدم گنجائش چھوڑ دئے ؎

(۲۵) اہلیہ محمد شفیع صاحب سیالکوٹ (۲۶) خاتون اکرم قریشی امرتسر (۲۷) ایس۔ ایس نسیم (۲۸) جہاں آرا بیگم فتح گڈھ (۲۹) امتہ الرحمان بنت چودھری اللہ بخش صاحب قادیان (۳۰) کلثوم معرفت بابو عطا محمد صاحب جہلم (۳۱) والدہ برکات احمد صاحب دہلی (۳۲) عزیزہ فاطمہ اہلیہ بابو فضل محمد خان صاحب شملہ (۳۳) امتہ العزیز بنت قاضی عبدالرحیم صاحب قادیان (۳۴) اقبال بیگم گلگت ہاؤس قادیان (۳۵) خالدہ لاہور (۳۶) عائشہ اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب قادیان (۳۷) امتہ اللہ دختر حکیم دین محمد صاحب (۳۸) امتہ اللہ بنت شیخ عبدالرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

یکم ستمبر کا معمّا

KHILAFAT LIBRARY

یکم ستمبر کے معمے کا حل یہ ہے :- (۱) ریچھ (۲) بکری (۳) شیر (۴) بلی (۵) نیولا (۶) ہرن (۷) سانڈ (۸) بندر (۹) بھینس (۱۰) خچر۔

ان بہنوں نے اس کا صحیح حل بھیجا :- (۱) سردار اختر کراچی (۲) نور جہاں بنت وہاب الدین صاحب فیض آباد (۳) احمدی بیگم بنت محمد علی صاحب عادل آباد (۴) آمنہ ممتاز بنت ڈاکٹر احمد صاحب مارواڑ (۵) سعیدہ بنت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی قادیان (۶) عزیزہ بیگم مالنسہ (۷) ق ب ہمشیرہ احیاء الدین صاحب پشاور (۸) نور جہاں بنت حاجی محکم الدین صاحب (۹) زبیدہ خاتون معرفت قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر (۱۰) امتہ الرحمان بنت نعمت اللہ خان صاحب انور قادیان (۱۱) خدیجہ اہلیہ قاضی محمد احسن صاحب قریشی قادیان (۱۲) اہلیہ محمد منیر صاحب لٹھیرہ (۱۳) امتہ الرحمان ہمشیرہ مبارک احمد قادیان (۱۴) صدیقہ سلطانہ بنت غلام حسین صاحب سیالکوٹ (۱۵) حمیدہ بیگم بنت منشی محمد حسین صاحب کاتب قادیان (۱۶) محمودہ بنت میاں محمد یوسف صاحب لاہور (۱۷) سلمہ خاتون ہمشیرہ شیخ بشیر احمد صاحب گوجرانوالہ (۱۸) عائشہ اہلیہ عطاء اللہ صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی قادیان (۱۹) سیّد عبدالغفور صاحب جڑانوالہ (۲۰) فضل نور عصمت آرا جھور (۲۱) حسن زمانی بیگم دہلی (۲۲) کنیزہ الوری بیگم کلکتہ (۲۳) اہلیہ غلام علی صاحب جھنگ (۲۴) فضل خیر بیگم شیخو پورہ ؎

۴۳ بذریعہ قرعہ اندازی عزیزہ بیگم صاحبہ مالنسہ کا نام نکلا۔ مصباح چار ماہ کے لئے ان کی اطلاع آنے پر جاری کر دیا جائے گا ؎

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)